Regd No L 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

302

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

ٹیلیفون ۲۹۷۹

روزنامہ

الفضل لاہور

شرح چندہ
سالانہ چندہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
ماہوار ۲½ "
فی پرچہ ۱؍

یوم یکشنبہ

۲۶ ذی الحجہ ۱۳۷۰ھ

جلد ۳۹/۵ ۳۰ تبوک ۱۳۳۰ھش ۳۰ ستمبر ۱۹۵۱ء نمبر ۲۲۶

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۷ ستمبر ۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے سر میں سخت درد ہے ۔ احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں

ربوہ ۲۷ ستمبر ۔ حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءھا کی طبیعت اچھی ہے ۔ لیکن ضعف کی شکایت ہے ۔ احباب حضرت اماں جان کو خاص دعاؤں میں یاد رکھیں ۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

محامد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

آتش عشق از دم من ہمچو برقے می جہد
یک طرف اے ہمدمان خام از گرد و جوار

بر سرم جدا است دل تا دید روئے او بخواب
اے برائے روئے دلبر سر و جان و ہم نثار

اس کے عشق کی آگ میرے سانس سے اس طرح شعلہ مارتی ہے جیسے بجلی ۔ اے کچے عاشقو میرے پاس سے ہٹ جاؤ (ایسا نہ ہو کہ جھلس جاؤ) جب سے میرے دل نے خواب میں اس کی شکل دیکھی ہے تب سے وجد میں ہے ۔ میرا سر اور میری جان اور منہ سب کے سب اس کے سر اور منہ پر قربان ہیں ۔ (سراج منیر صفحہ)

ایران کے خلاف برطانوی شکایت پر غور کیلئے سلامتی کونسل کا اجلاس پیر کو منعقد ہوگا

ایرانی وفد کی قیادت وزیر اعظم ڈاکٹر محمد مصدق کرینگے

لندن ۲۹ ستمبر ۔ ایران کے خلاف برطانوی شکایت پر غور و بحث کے لیے سلامتی کونسل کا ہنگامی اجلاس پیر کو منعقد ہوگا ۔ اس امر کا اعلان برازیل کے مندوب نے کیا جو اس ماہ کونسل کے صدر ہوں گے ۔ معلوم ہوا ہے ۔ کہ برطانیہ نے پیش کی جانے والی قرارداد کا مسودہ تیار کر لیا ہے ۔ اور وہ آج کونسل کے اراکین کو پہنچا دیا جائیگا ۔ آج ایران کے خلاف برطانیہ کا استغاثہ پیش کرنے کے لیے مسٹر گلیڈوین جیب لندن سے بذریعہ ہوائی جہاز لیک سیکسس روانہ ہوں گے ۔ پتہ چلا ہے ۔ کہ کونسل کے اس اجلاس میں ایرانی وفد کی قیادت خود وزیر اعظم ایران ڈاکٹر محمد مصدق کریں گے ۔

کامیابی کی کم امید

نیویارک ۲۹ ستمبر ۔ ایک امریکی خبر رساں ایجنسی کی اطلاع کے مطابق سیاسی حلقوں سے بات چیت سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ تنازعہ تیل کو حسب خواہش فیصلہ کروانے کے لیے برطانیہ کونسل میں اکثریت حاصل کر سکیگا ۔

ہینڈرسن شاہ ایران سے ملے

طہران ۲۹ ستمبر ۔ آج طہران میں نئے امریکی سفیر مسٹر ہینڈرسن نے شاہ ایران سے ملاقات کی ۔ اور اپنے کاغذات تقرر پیش کئے ۔ معلوم ہوا ہے کہ برطانوی سفیر مسٹر فرانسس شیفرڈ بھی آج شاہ سے ملاقات کریں گے ۔ اور آپ کو ان تمام وجوہ سے باخبر کریں گے ۔ جن کی بنا پر برطانیہ تیل کے تنازعہ کو سلامتی کونسل تک لے گیا ہے ۔

عام ہڑتال اور مظاہرے

طہران ۲۹ ستمبر ۔ ایران کے مشہور مذہبی رہنما سید آیت اللہ کاشانی نے ایرانی عوام سے اپیل کی ہے ۔ کہ کل سارے ملک میں عام ہڑتال کی جائے اور برطانوی حکمت عملی کے خلاف جلسے اور مظاہرے کئے جائیں ۔

لاہور ۲۹ ستمبر ۔ ہیلتھ ڈائرکٹریٹ پنجاب نے سیالکوٹ ۔ گوجرانوالہ ۔ شیخوپورہ اور مظفر گڑھ کے اضلاع کے ملیریا سے شدید متاثرہ چار سو بیالیس دیہات میں انسداد ملیریا کی ایک زبردست سکیم جاری کی ہے ۔ مذکورہ سکیم پر ایک لاکھ ایک ہزار سات سو سینتالیس روپے خرچ ہونگے

ارجن ٹائنا کی بغاوت فرو ہو گئی

بیونس آئرس ۲۹ ستمبر ۔ ایک سرکاری اعلان کے مطابق ارجن ٹائنا میں وطن دشمن عناصر کی بغاوت بالکل بے نتیجہ ثابت ہوئی ۔ اور کل جب باغیوں کی آخری چھاؤنی پر بمباری کی گئی ۔ تو انہوں نے ہتھیار ڈال دیئے ۔ اب تک ۱۰۰ گرفتاریاں عمل میں آچکی ہیں ۔ اس میں ملک کی مختلف سیاسی پارٹیوں کے عناصر شامل ہیں ۔ گرفتار شدگان میں دو بریگیڈیئر بھی شامل ہیں ۔ کمیونسٹوں نے اس بغاوت کو امریکی سامراجیوں کے پٹھوؤں کی رجعت پسندانہ حرکت قرار دیا ہے ۔ اور اس کے برعکس امریکی اخبارات نے اسے آئندہ انتخابات کے سلسلے میں بعض سیاسی پارٹیوں کی ملی بھگت کا نتیجہ بتایا ہے ۔

خالص خوراک کے قانون کے تحت سزائیں

لاہور ۲۹ ستمبر ۔ اگست ۱۹۵۱ء میں پنجاب کی خالص خوراک کے قانون کے ماتحت ضلع گجرات میں ۱۲۵ آدمیوں کو سزا دی گئی جرائم میں دودھ گھی اور دودھ سے تیار شدہ اشیاء میں ملاوٹ کرنا بھی شامل تھا جولائی ۱۹۵۱ء میں خوراک میں ملاوٹ کرنے کے جرم میں مجرموں سے ۳۵۰۰ روپیہ بطور جرمانہ وصول کیا گیا ۔ دو اشخاص کو اسی جرم میں دو سال اور چودہ مہینے کی قید با مشقت کی سزا بھی دی گئی ۔ تین اور اشخاص کو ایک ایک مہینے کی قید با مشقت کی سزا دی گئی ۔

سرحد میں ڈی ڈی ٹی کا کارخانہ

کراچی ۲۹ ستمبر ۔ خبر آئی ہے ۔ کہ اقوام متحدہ کے بچوں کی ہنگامی بین الاقوامی فنڈ نے پاکستان کے صوبہ سرحد میں ایک ڈی ۔ ڈی ۔ ٹی کا کارخانہ قائم کرنے کے لیے ۱۷ لاکھ ۵۷ ہزار روپیہ منظور کئے ہیں ۔ صحت کے عالمگیر ادارہ نے بھی اس سلسلے میں ایک لاکھ ڈالر کی منظوری دی ہے ۔ تاکہ ماہروں کی خدمات حاصل کی جا سکیں ۔ تاکہ مقامی لوگوں کو بھی تربیت دی جا سکے ۔ امید کی جاتی ہے کہ اس کارخانے کے قیام سے پاکستان اپنے ہاں ملیریا کی روک تھام کیلئے کافی مقدار میں ڈی ۔ ڈی ٹی پیدا کر سکیگا اس عرصہ تک کیلئے بین الاقوامی ہنگامی فنڈ ۱۳ لاکھ کا ڈی ڈی ۔ ٹی پوڈر دینے کی تجویز کر چکا ہے یہ مقدار دو سال تک کیلئے کافی ہو گی ۔ یاد رہے کہ اس سے پہلے ڈھاکہ کیلئے بچوں کا یہ ہنگامی بین الاقوامی فنڈ ½۲ لاکھ روپے کی ادویہ وغیرہ مہیا کر چکا ہے ۔

کراچی ۲۹ ستمبر ۔ حکومت نے ایک کے مطابق پہلی یکم نومبر سے خام پٹ سن کا برآمدی محصول بڑھا کر ۳۵ روپے فی گانٹھ اور ٹکڑوں کا دس روپے فی گانٹھ کر دیا جائیگا ۔

لاہور ۲۹ ستمبر ۔ سرکاری اسمبلی کی پنجاب کی چھ نشستوں کے لئے آج آخری تاریخ تک جتنی درخواستیں پہنچی ہیں ۔ ان میں مسٹر مشتاق احمد گورمانی صوفی عبدالحمید ۔ سید خلیل الرحمن ۔ ڈاکٹر عبدالوحید اور میجر جنرل اکبر خان بھی شامل ہیں ۔

جنگ کوریا

ٹوکیو ۲۹ ستمبر ۔ آج جنوب مشرقی محاذ پر اقوام متحدہ کی ۸ ویں فوج کے دستوں نے کمیونسٹ دستوں کو شدید نقصان پہنچا کر پسپا کر دیا ۔ اور برطانوی کروزر نے مشرقی ساحل پر ذیل کے مرکزوں پر گولہ باری کی ۔

گورنر سرحد چترال میں

پشاور ۲۹ ستمبر ۔ آج پہلے پاکستانی گورنر مسٹر اسمٰعیل چندریگر چترال کے چار روزہ سرکاری دورہ پر پہنچے ۔ ہوائی اڈہ پر اعلیٰ سول و فوجی حکام و اکابرین نے آپ کو مرحبا کہا چترال سکاؤٹس کے ایک دستے نے سلامی دی ۔ اور ۱۷ توپیں اعزاز میں داغی گئیں جب آپ محل کی جانب روانہ ہوئے ۔ تو ۳ میل لمبے راستے پر دونوں طرف بیٹھے ہوئے ریاستی عوام نے قومی ترانے گائے بلند نعرے لگائے ۔

چینی کے نرخوں کا اعلان

لاہور ۲۹ ستمبر ۔ لاہور کے ڈسٹرکٹ فوڈ کنٹرولر نے ضلع لاہور کے لیے چینی کے مندرجہ ذیل نرخ مقرر کئے ہیں ۔

لاہور ۔ تھوک ۴۲/۱۲/۸ روپے پرچون فی من ۴۴/۱۲/۸ روپے
نرخ پرچون فی سیر ۱/۳/۳ روپیہ
پتوکی ۔ تھوک فی من ۴۲/۵/۳ ۔ پرچون ۴۲/۱۵/۳
نرخ پرچون فی سیر ۱/۳/- روپیہ
قصور ۔ تھوک فی من ۴۲/۹/۹ پرچون ۴۳/۳/۹
نرخ پرچون فی سیر ۱/۳/- روپے

البتہ پرچون فروش ۵ میل سے زیادہ دور سے لانے کا خرچ اصل ۹ پائی فی من فی میل کے حساب سے اور محصول چونگی نرخ پرچون میں شامل کر سکتے ہیں ۔

کراچی ۲۹ ستمبر ۔ آج جہاز سفینہ عرب ۱۲۰۰ حاجیوں کو لے کر یہاں پہنچ گیا ۔

ایڈیٹر ۔ روشن دین تنویر بی ۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس لاہور سے طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا ۔

نی کرو جس سے اسلام دوبارہ کھڑا ہو جائے

"جو کہتے ہیں کہ اب وعدہ ادا کرنا مشکل ہے انہیں کہو کہ اس میں سلسلہ کا کیا قصور ہے۔ یہ مشکل تم نے خود اپنے لئے پیدا کی ہے۔ تم نے وقت پر وعدہ ادا نہیں کیا۔ اب اس کی سزا بھگتو اور قربانی کر کے وعدوں کو ادا کرو"

(۲) "خدا تعالےٰ کا منشاء تو یہ ہے کہ جو کچھ ایک دفعہ منہ سے کہہ دو اسے پورا کرو۔ خدا تعالےٰ جو کہتا ہے وہی کرتا ہے۔ خواہ ہزاروں آدمی مر جائیں۔ اس کو پرواہ نہیں"

(۳) "یہی مومن کا کام ہونا چاہیئے۔ کہ جو کہے اسے پورا کرے۔ دین پر مصیبت نہیں آنی چاہیئے۔"

(۴) "دوسروں سے زیادہ قربانی کرنے کے یہی معنے ہیں کہ وہ قربانی کی جائے۔ جس سے اسلام دوبارہ کھڑا ہو جائے۔ اگر تم اس سے دھا گا بھر بھی پیچھے رہو گے تو تم اپنے ہاتھوں سے اس شن کو کمزور کر دو گے۔ جس کے لئے خدا تعالےٰ نے تمہیں کھڑا کیا ہے۔"

(۵) تحریک جدید کی فوج کا ہر ایک سپاہی یہ سمجھ لے کہ خواہ کچھ ہو اسے بہر حال اپنا وعدہ پورا کرنا ہے۔ کیونکہ اس کی ذاتی مشکلات سے سلسلہ کی مشکلات بہر حال مقدم ہیں۔ اور اس کا عہد بھی یہی ہے۔ کہ میں دین کی ضروریات کو اپنی ضروریات پر مقدم کرونگا۔ اب اس کے امتحان کا وقت ہے۔ اللہ تعالےٰ اسے اس امتحان میں کامیاب کر دے۔ اور ہر سپاہی کوشش کرے کہ اس کا وعدہ ۳۱ اکتوبر تک سو فیصدی پورا ہو جائے۔ اور مرکز ربوہ میں پہنچ جائے دفتر ۳۱ اکتوبر کو پاکستان ہندوستان اور بیرونی غیر ممالک کی جماعتوں اور براہ راست سو فیصدی وعدہ پورا کرنے والوں کی فہرست حضور کی خدمت میں دعا کے لئے پیش کریگا۔ اور ساتھ ہی اچھا کام کرنیوالے کارکنان کے نام بھی پیش کئے جائیں گے۔ پس آپ آج سے ہی اس امر کے لئے پوری جد و جہد کریں۔

وکیل المال تحریک جدید ربوہ

اعلان نکاح

کل مورخہ ۲۸ تبوک (ستمبر) کو خطبہ جمعہ ارشاد فرمانے سے قبل حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے عزیزہ ہمشیرہ سیدہ حفیظۃ الرحمٰن طیبہ صاحبہ بنت محترم قبلہ حافظ سید عبد الرحمٰن صاحب بٹالوی کا نکاح برادر عزیز مبارک احمد صاحب بی۔ اے (اسسٹنٹ انڈسٹریز اینڈ لیبر ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ سندھ) خلف الرشید میر مرید احمد صاحب ٹالپور حیدر آباد سندھ سے بعوض مبلغ تین ہزار روپیہ مہر مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا اور دعا فرمائی۔ احباب کرام بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ قاضی عبد الرحمٰن بی۔ اے ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے اور دنیا کے زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔

قافلہ زائرین قادیان

خواہشمند احباب مطبوعہ فارم پر درخواست بھجوائیں

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے ربوہ

گزشتہ سالوں کی طرح اس سال بھی دسمبر کے آخری ہفتہ میں قادیان میں زائرین کا ایک قافلہ بھجوانے کی تجویز ہے۔ چونکہ اس سال گزشتہ سالوں کی نسبت حالات مختلف ہیں۔ اس لئے یقین کے ساتھ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ قافلہ ضرور قادیان جا سکے گا۔ لیکن احتیاطاً تیاری کی غرض سے درخواستوں کا طلب کیا جانا ضروری ہے۔ تاکہ اگر اجازت مل جائے۔ اور ضروری سہولت پیدا ہو جائے تو بروقت ساری کارروائی مکمل کی جا سکے۔ لہذا جو دوست اس دسمبر کے قافلہ میں شریک ہونے کی خواہش رکھتے ہوں وہ جلد تر میرے دفتر میں درخواست بھجوا دیں۔ اس سال سہولت کی غرض سے ایسی درخواستیں طبع کرائی گئی ہیں۔ اور یہ طبع شدہ درخواستیں میرے دفتر سے مل سکتی ہیں۔ پس سب دوستوں کو مطبوعہ درخواستیں استعمال کرنی چاہئیں۔ تاکہ تمام ضروری کوائف درج ہو سکیں۔ جو امراء ضلع یا مقامی پسند کریں انہیں مناسب تعداد میں مطبوعہ درخواستیں بھجوا دی جائیں گی۔ دوستوں کو یہ بات مدنظر رکھنی چاہیئے کہ اگر دوسرے حقوق برابر ہوں تو اس قافلہ میں شامل ہونے کا مقدم حق درویشوں کے رشتہ داروں کا سمجھا جائے گا۔ لیکن دوسرے احباب بھی خصوصاً امراء صاحبان و صحابہ کرام درخواست دے سکتے ہیں۔ درخواست فارم کی قیمت جو قریباً اصل خرچ کے برابر ہے ایک آنہ فی درخواست رکھی گئی ہے۔

خاکسار۔ مرزا بشیر احمد دفتر حفاظت مرکز ربوہ (جینیوٹ)

پروگرام جلسہ سالانہ اور لجنات اماء اللہ

انشاء اللہ جلسہ سالانہ اپنی مقررہ تاریخوں میں منعقد ہوگا جلسہ سالانہ کے انتظامات ابھی سے شروع کر دیئے جائیں گے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے جلسہ سالانہ خواتین کا پروگرام مرتب کرنا ہے۔ اس لئے تمام لجنات اماء اللہ کی عہدہ داروں سے درخواست ہے کہ وہ اپنے اپنے مقام پر اجلاس کر کے جلسہ سالانہ کے پروگرام کے متعلق اپنے مشورہ سے آگاہ کریں۔ جہاں جہاں لجنات قائم نہیں وہاں کی مستورات براہ راست مشورہ سے آگاہ کر سکتی ہیں۔

جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ

یوم التبلیغ کی رپورٹیں بھیجئے!

الفضل میں ۱۶ ۹/ ۵ کے دن یوم التبلیغ منانے کا اعلان کیا گیا تھا۔ اُمید ہے جملہ جماعتہائے احمدیہ نے وہ سارا دن تبلیغ میں صرف کیا ہو گا۔ سیکرٹریان تبلیغ مہربانی فرما کر اس روز کی تبلیغی جد و جہد کی مفصل رپورٹ نظارت ہذا میں جلد از جلد ارسال فرمائیں۔ رپورٹ میں اس بات کی خصوصیت کے ساتھ وضاحت کریں کہ کل کتنے انصار اور خدام تھے۔ ان میں سے کتنے افراد نے تبلیغ میں حصہ لیا۔ اور کتنے افراد نے تعاون نہیں کیا اور ان کے خلاف کیا کارروائی کی گئی۔ احباب وفود کی صورت میں گئے یا افراد کی صورت میں۔ کہاں کہاں تبلیغ کی اور اس کا مجموعی اثر کیا رہا۔ اور کوئی بات قابل ذکر ہو یا آئندہ کے لئے کوئی مفید تجویز ہو تو اس کا بھی رپورٹ میں ذکر کریں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ

زکوٰۃ کیا ہے؟

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد

"زکوٰۃ کیا ہے؟ یُؤْخَذُ مِنَ الْاُمَرَاءِ وَیُرَدُّ اِلَی الْفُقَرَاءِ امراء سے لے کر فقراء کو دی جاتی ہے اس میں اعلیٰ درجہ کی ہمدردی سکھائی گئی تھی۔ اس طرح سے باہم گرم سرد ملنے سے مسلمان سنبھل جاتے ہیں۔ امراء پر فرض ہے کہ وہ ادا کریں۔ اگر نہ بھی فرض ہوتی تو بھی انسانی ہمدردی کا تقاضا تھا کہ غرباء کی امداد کی جائے" (براہین احمدیہ)

ناظر بیت المال ربوہ

درخواستہائے دعا

والد ماجد چوہدری فقیر محمد صاحب (ریٹائرڈ ایس۔ پی) عرصہ ایک ماہ سے بیمار ہیں۔ کمزوری زیادہ ہو چکی ہے۔ آپ آجکل وکیل الدیوان تحریک جدید کی حیثیت سے سلسلہ کی خدمت میں مشغول ہیں۔ دوست درد دل سے دعا فرمائیں کہ خداوند انکو جلدی صحت عطا فرمائے اور لمبی عمر عطا فر کر خدمت دین کا موقعہ عطا فرمائے۔ بشیر محمد

(۲) میرا لڑکا عزیز بشیر احمد آجکل میو ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ اپریشن کیا گیا ہے جو خدا تعالےٰ کے فضل سے کامیاب رہا ہے احباب صحت کاملہ و عاجلہ اور خادم دین بننے کی دعا فرمائیں۔ محمد اعظم بوتالوی از لاہور

روزنامہ الفضل —— لاہور

۳۰ ستمبر ۱۹۵۱ء

اسلام ایک علمی دین ہے

جب فخر کائنات سرور دو عالم خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں حق کی آواز بلند کی تو آپ کے ساتھ کوئی فوج یا لشکر تو کیا کوئی فرد بھی نہیں تھا۔ آپ تن تنہا تھے۔ اللہ تعالےٰ نے جبریل علیہ السلام کے ذریعہ آپ کو جو پہلا پیغام پہنچایا۔ وہ ملاحظہ فرمائیے:۔

اقرأ باسم ربك الذی
خلق ٥ خلق الانسان من
علق ٥ اقرأ وربك الاكرم
الذی علم بالقلم ٥
علم الانسان مالم یعلم ٥

ترجمہ۔ پڑھ اپنے رب کے نام کے ساتھ جس نے پیدا کیا۔ اس نے انسان کو جمع ہوتے خون سے پیدا کیا۔ پڑھ اور تیرا رب بہت کرم کرنے والا ہے۔ وہ جس نے قلم کے ساتھ سکھایا۔ انسان کو سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا

یہ پانچ آیات ہیں جو سب سے پہلے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئیں ان پانچ چھوٹی چھوٹی آیات پر غور کرنے سے معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ اسلام جس کی آخری صورت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ تکمیل پانے والی تھی کس قسم کا دین ہو گا۔ ان آیات سے صاف پتہ چلتا ہے کہ اسلام ایک علمی دین ہے۔ اور یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ وہ علم اس کو اللہ تعالےٰ کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے۔

علم الانسان مالم یعلم

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ جو علم انسان غیر کے ساتھ ساتھ تجربہ سے یا مکاتب اور مدارس میں حاصل کرتا ہے۔ وہ بھی اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہی ہوتا ہے۔ مگر یہاں اس خاص علم کی طرف اشارہ ہے جو انبیاء علیہم السلام کے بذریعہ وحی حاصل ہوتا ہے۔

سورہ علق کی ان آیات کے بعد اللہ تعالےٰ کا جو کلام ہے اس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ یہاں اللہ تعالےٰ کا مطلب اس خاص علم سے ہے جو انبیاء علیہم السلام کے ذریعہ نازل ہوتا ہے۔ اس سورۃ کے آخر میں اللہ تعالےٰ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ

کلا لا تطعه واسجد واقترب

یعنی مخالف کی اطاعت نہ کر وہ تو خود گمراہ ہے بلکہ تو اپنے آپ کو سجدہ میں گرا دے۔ اور ہمارا قرب حاصل کر لے۔

ان الفاظ سے ثابت ہوتا ہے کہ جو علم بذریعہ انبیاء علیہم السلام اللہ تعالےٰ انسانوں کو عطا کرتا ہے۔ اس علم کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انسان اللہ تعالےٰ کی رضا کے سامنے اپنے آپ کو جھکا دیتا ہے۔ اور اپنا اٹھنا بیٹھنا۔ چلنا۔ پھرنا۔ کھانا پینا۔ سب کچھ اللہ تعالےٰ کے لئے مخصوص کر دیتا ہے۔ اور آخر اس کو اللہ تعالےٰ سے وہ قرب حاصل ہو جاتا ہے۔ جو انسانی زندگی کا منتہائے مقصود ہے۔

اللہ تعالےٰ کا یہ پیغام تھا۔ جو حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لے کر کھڑے ہوئے وہ اس پیغام کو اکیلے ہی لے کر کھڑے ہوئے ان کے ساتھ کوئی فوج یا لشکر نہیں تھا۔

سورۂ علق میں آگے بیان کیا گیا ہے کہ آپ کی سخت مخالفت ہونے والی تھی۔ اور باوجودیکہ آپ کے پاس کوئی دنیوی طاقت دشمنوں کے مقابلہ میں نہ تھی۔ آپ نے اس پیغام کو پہونچانا شروع کر دیا۔ اور آج ہم دیکھتے ہیں کہ اگرچہ مسلمانوں کی حالت اس وقت نہایت کمزور ہو چکی ہے۔ پھر بھی اسلام کا وہ اولین پیغام جس کو لے کر حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس کس مپرسی کے عالم میں کھڑے ہوئے تھے دنیا میں پھیل کر ہی رہا ہے۔

آپ مسلمان اقوام کی تاریخ پر ابتدا سے لے کر آج تک نظر ڈالیں تو آپ کو معلوم ہو گا کہ اسلام کا پیغام جن لوگوں نے دنیا میں پھیلایا وہ وہ لوگ نہیں تھے جن کے پاس بڑے بڑے شاہی خزانے تھے۔ یا جن کے پاس بڑے بڑے لشکر تھے۔ یا جن کے پاس بڑے بڑے سامان حرب وضرب تھے۔ بلکہ جتنا بھی آپ اس پہلو پر غور کریں گے۔ آپ کو یہی معلوم ہو گا۔ کہ بڑے بڑے لاؤ لشکر والوں نے اسلام کی تبلیغ کو کچھ نقصان ہی پہونچایا ہے نفع نہیں پہنچایا

حقیقت یہ ہے کہ اسلام کو پھیلانے والے وہ علمائے حق اور وہ درویش صفت انسان ہوئے ہیں۔ جن کو مسلمان حکومتیں مدد نہیں دیتی رہیں بلکہ الٹا ان کے راستہ میں روڑے اٹکاتی رہی ہیں۔ ائمہ اربعہ جن کو اسلامی تعلیم کے چار ستون کہنا چاہیئے۔ ان میں سے ایک بھی ایسا نہیں۔ جس کو مسلمان حکومتوں نے تکلیف نہ دی ہو۔ اسی طرح آپ دیکھیں گے کہ وہ لوگ جنہوں نے اسلام کے قافلے کو آگے دھکیلنے میں کوئی کام کیا ہے۔ وہ بادشاہ یا امراء نہیں۔ بلکہ درویش ہی ہوئے ہیں:

تبلیغ واشاعت اسلام کی یہ تاریخی شہادت اس بات کی بین دلیل ہے۔ کہ اسلام ایک علمی دین ہے۔ اور اس کو اپنی فتح یابی کے لئے شمشیر وسنان کی ضرورت نہیں۔ بلکہ صحیح علم وعمل کی ضرورت ہے۔ اسلام اس زمانے میں بھی جب دنیا کا اصول شمشیر وسنان کے سوا کچھ نہیں تھا۔ صرف اپنے فدائیوں کے علم وعمل کے جہاد سے فتح حاصل کرتا رہا ہے۔ اور آج بھی جب علم وسائنس کا زمانہ ہے۔ وہ انہی لوگوں کے ذریعہ کامیاب ہو سکتا ہے۔ جو علم وعمل سے اس کی فتح کے لئے جہاد کر رہے ہیں۔

بعض سیاسی علماء نے صدر اول کی اسلامی تاریخ کو اپنی کم نظری کی عینک لگا کر پڑھنے اور اس کی غلط توجیہہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور خالص دفاعی جنگوں کو اسلام کا جارحانہ اقدام بنا کر رکھ دیا ہے۔ یہ لوگ قرآن کریم کی شہادت کو نظر انداز کر کے اور صرف موجودہ زمانے کی لادینی تحریکوں کے تیور کو دیکھ کر قیاس کرنے لگے ہیں کہ اسلام نے اقامت دین کے لئے شمشیر وسناں اٹھائی تھی۔ حالانکہ صدر اول میں شمشیر وسناں تو ان ظالم لوگوں کے لئے اٹھائی گئی تھی۔ جو شمشیر وسناں کے بل پر اسلام کو مٹا دینا چاہتے تھے۔ اس لئے ضروری ہو گیا تھا۔ کہ جیسا کہ اللہ تعالےٰ اسی سورہ علق میں فرماتا ہے۔

لئن لم ینته لنسفعا بالناصیة
ناصیة کاذبة خاطئة

یعنی جب وہ اللہ تعالےٰ کے سامنے سجدہ ریز ہونے سے روکنے سے باز نہیں آئے گا۔ تو ہم اسے ضرور پیشانی کے بالوں سے گھسیٹیں گے۔ وہ پیشانی جو جھوٹی اور خطا کار ہے۔

اسلام کے راستہ سے ایسے لوگوں کو ہٹانا جو اس کے راستہ میں شمشیر وسناں سے روک پیدا کرتے تھے۔ اس میں اسلام کی تبلیغ واشاعت نہیں ہے۔ وہ تو اپنے کئے کی سزا پا کر مٹ گئے ان پر اسلام کی کوئی حکومت قائم نہیں ہوئی۔ وہ تو صرف عبرت کا نشان بن کر رہ گئے۔ البتہ جن لوگوں کے دلوں میں اسلام کی صداقت کی آگ بھڑک اٹھی اسلام کی حقیقی حکومت تو ان پر قائم ہوئی تھی۔ اور یہ کام شمشیر وسناں کی براقی نے نہیں کی۔ بلکہ علم وعمل کے اس جہاد کا کام تھا۔ جو صحابہ کرام نے اپنی پاک اور بے لوث زندگیوں سے کر کے دکھایا

ریویو آف ریلیجنز (انگریزی) عنقریب شائع ہو رہا ہے

احباب جماعت کو یہ معلوم کر کے خوشی ہوگی کہ ہمارا ماہوار رسالہ "ریویو آف ریلیجنز" انشاء اللہ تعالےٰ عنقریب دوبارہ شائع ہونے والا ہے۔ احباب سے گزارش ہے کہ اس اعلان کو پڑھتے ہی رسالہ کی خریداری کے لئے فی الفور اپنے نام مکمل پتہ کے ساتھ ایڈیٹر رسالہ کے نام بھیجدیں۔ ہمیں خریداروں کی فہرست کی فوری ضرورت ہے

احباب کو معلوم ہے کہ یہ رسالہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا قائم کردہ ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہش تھی کہ رسالہ کے خریداروں کی تعداد دس ہزار تک پہونچ جائے۔ لہٰذا احباب اس رسالہ کی کامیابی اور ترقی کے لئے ہر ممکن کوشش کریں۔ اور اپنے حلقہ اثر میں اس کی خریداری کو بڑھائیں۔ اہل قلم احباب رسالہ کے لئے مضامین بھی ارسال کریں۔ نیز دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ غیبی تائید ونصرت سے ہمیں پوری اور حقیقی کامیابی کے ساتھ اس رسالہ کو چلانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہش پوری ہو۔

مطیع الرحمٰن بنگالی ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز ربوہ (ضلع جھنگ)

خدام الاحمدیہ کا بیج

سالانہ اجتماع کے موقعہ پر ہر کارکن کے لئے بیج لگانا ضروری ہوتا ہے۔ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کوشش کے باوجود اصل بیج تیار نہیں کرا سکا۔ اس کمی کو پورا کرنے کے لئے عارضی بیج تیار کرائے گئے ہیں۔ جو مقام اجتماع پر مل سکتے ہیں۔ ایک بیج کی قیمت زیادہ سے زیادہ دو آنے ہوگی

نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ

جاپان صلح کانفرنس اور امریکن پریس

(از مکرم چودھری خلیل احمد صاحب ناصر ایم۔ اے۔ واشنگٹن)

(۱)

جاپان صلح کانفرنس ۴ ستمبر سے ۸ ستمبر تک سان فرانسسکو میں منعقد ہوئی۔ امریکہ کی سیاسیات میں کانفرنس اپنی نوعیت کے لحاظ سے ایک نئے باب کا آغاز ہے۔ فاتحین مفتوح اور شکست خوردہ اقوام سے جو ظالمانہ سلوک کرتے رہے ہیں۔ اس سے الگ ہو کر اگر محبت و ترحم۔ فیاضی اور دریا دلی کے سلوک کی نئی اور شاندار روش قائم کی تو صرف اور صرف اسلام نے۔ ورنہ غیر مسلم فاتحین نے مفتوح ممالک پر ہر سختی کو جائز اور روا سمجھا۔ وسیع پیمانے پر قتل و غارت۔ ہزاروں ہزار مردوں عورتوں اور بچوں کو غلام بنا لینا۔ ان کی جائیدادوں پر قبضہ کر لینا۔ ان کے گھروں اور فصلوں کو لوٹ لینا اور بھاری رقوم خراج کے طور پر مسلسل وصول کرتے رہنا یہ سب کچھ فاتحین نے ہمیشہ اپنا حق سمجھا۔ ایک طرف تاریخ عالم کی یہ خونیں داستان ہے تو دوسری طرف اسلامی تاریخ کے وہ روشن اور تحیر خیز ابواب جنہوں نے دشمنوں سے بھی خراجِ تحسین حاصل کیا۔ بالخصوص صلح مکہ کا واقعہ جب رحمۃ للعالمین حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے متواتر بیس سال تک ہر طرح کی سختی۔ دکھ۔ ظلم۔ اذیت اور تکلیف سہنے کے بعد مکہ کے ظالم معاندین کو لاتثریب علیکم الیوم کہہ کر معاف کر دیا۔ صلحنامہ جاپان کا صلح مکہ کے عدیم النظیر اور بے مثال واقعہ سے تو کوئی مقابلہ ہی نہیں۔ لیکن امریکہ نے اس فیاضانہ صلحنامہ کی قیادت کر کے مغربی دنیا میں جو نئی مثال قائم کی ہے۔ وہ مغربی اقوام کی تاریخ میں ایک بالکل مختلف شاہراہ ہے۔ اور امریکن پریس اس کانفرنس پر کئی دن گذر جانے کے بعد بھی اب تک تبصرے کر رہے ہیں۔ اس عظیم تاثر کے علاوہ بعض دوسرے تاثرات کا اظہار بھی امریکن پریس کر رہا ہے۔ جو اپنی اہمیت کے لحاظ سے اس قابل ہیں کہ ان کا مطالعہ کیا جائے۔

(۲)

امریکن مبصرین محسوس کرتے ہیں۔ کہ اس کانفرنس میں روس کو جو غیر متوقع اور خطرناک شکست ہوئی ہے۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ امریکن روسی کشمکش اب اور زیادہ نمایاں ہو گئی ہے۔ امریکن یہ توقع ہرگز نہ کرتے تھے۔ کہ روسی بلاک کے مقابل میں دنیا کی ۴۸ اقوام اس طرح متحد ہو کر امریکہ کے ساتھ ووٹ دیں گی۔ اس لئے اس غیر معمولی کامیابی سے خود امریکن بھی مبہوت سے ہو کر رہ گئے ہیں۔ اور خیال کرتے ہیں۔ کہ روس غالباً جلد ہی اس ہزیمت کا بدلہ کوریا کے میدانِ جنگ میں یا برلن کے جھگڑے میں یا کسی اور جگہ لینے کی کوشش کرے گا۔

(۳)

کانفرنس کے مابعد اثرات میں سے ایک واضح اثر یہ ہے۔ کہ جاپان اب غالباً پہلے سے کہیں جلد تر طور پر ایشیائی منڈیوں میں داخل ہو سکیگا۔ اس کانفرنس سے قبل جاپان کی تجارتی توسیع کی کوششیں بہت محدود نتائج پیدا کر رہی تھیں۔ مگر اس کانفرنس نے جو لیس منظر پیدا کیا ہے۔ اس میں یک دم جاپان کی حیثیت ایک مفتوح قوم سے ترقی کر کے اقوام عالم میں ایک ساوی حصہ دار کی ہو گئی ہے۔ جس کی وجہ سے نہ صرف جاپان اب آسانی کے ساتھ تجارتی مذاکرات میں حصہ لے سکتا ہے۔ بلکہ نفسیاتی طور پر بھی جاپان کی آواز کو ایک اہمیت حاصل ہو گئی ہے۔

(۴)

جاپان کی صلح تو ہو چکی۔ لیکن جرمنی جس کو جاپان سے پہلے شکست ہوئی تھی۔ اس کا معاملہ ہنوز معلق چلا آ رہا ہے۔ صلح نامہ جاپان کا ایک لازمی نتیجہ یہ ہے۔ کہ اب جرمنی کے ساتھ صلح کی شرائط طے کرنے کی کوششیں بھی تیز تر ہو گئی ہیں۔ اور امریکن پریس کی معمولی رائے کے مطابق اب اس ملک کی پالیسی یہ ہے۔ کہ جلد سے جلد جرمنی کے ساتھ بھی شرائط صلح اسی نہج پر طے ہو جائیں۔ جس پر جاپان کے ساتھ فیصلہ ہوئی ہیں۔ مگر اس معاملہ میں امریکہ کے اختلافات برطانیہ اور فرانس دونوں سے نسبتاً زیادہ گہرے اور پیچیدہ ہیں۔ بہر حال اسکی فوری کوششیں ابھی سے شروع ہو گئی ہیں۔ اور اس سلسلہ میں مغربی عظیم طاقتوں کے وزراء خارجہ کی ایک میٹنگ صلحنامہ جاپان کی کانفرنس کے بعد واشنگٹن میں ہو بھی چکی ہے۔

(۵)

امریکن پریس کے نزدیک بھارت کے صلح کانفرنس کے بائیکاٹ نے بھارت امریکی تعلقات کو شدید متاثر کیا ہے۔ امریکہ اور برطانیہ کی خارجہ پالیسی میں اختلاف کی وجہ سے نہ کمیونسٹ چین کو اس کانفرنس میں مدعو کیا گیا تھا۔ اور نہ نیشنلسٹ چین کو۔ اب امریکہ کے نزدیک بھارت ہی ایشیا کی سب سے بڑی طاقت تھی۔ جس کی شمولیت کے امریکن متوقع تھے۔ اس لئے طبعاً پنڈت نہرو کا بائیکاٹ امریکنوں کو بہت بُری طرح محسوس ہوا۔ اور امریکن اخبارات کا کہنا یہ ہے۔ کہ نہرو جی کے اس اقدام سے انکی عزت امریکن اکابر کے دلوں میں بُری طرح سے گر گئی ہے۔ بلکہ بعض سینیٹروں نے یہاں تک کہا۔ کہ نہرو گورنمنٹ کے اس اقدام کے بعد کوئی وجہ نہیں کہ امریکہ نے جو حالیہ مدد ہندوستان میں قحط کے اثرات کی وجہ سے منظور کی تھی۔ اسے بند نہ کر دیا جائے۔ اگرچہ توقع تو یہی ہے۔ کہ اب امریکن اس غذائی مدد کو جاری ہی رکھیں گے۔ لیکن امریکہ کی پبلک کی رائے ہندوستان کے بائیکاٹ کی وجہ سے یقیناً شدید طور پر متاثر ہوئی ہے۔

(۶)

اگر ایک طرف نہرو جی سے امریکن اخبارات بہت رنجیدہ ہیں۔ تو دوسری طرف پاکستان کے لئے قدر و منزلت اور تشکر کا ایک تازہ احساس یہاں کے پریس میں نمایاں طور پر محسوس ہوتا ہے۔ اس کامیابی کا سہرا محترم چودھری سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب کی معرکۃ الآراء تقریر کے سر ہے۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔ ہندوستان کے کانفرنس میں شمولیت سے انکار کی وجہ سے پاکستان کی اہمیت طبعی طور پر بہت بڑھ گئی تھی۔ اس لئے امریکن منتظر تھے۔ کہ دیکھیں پاکستان اس صلح نامہ کے متعلق کن تاثرات کا اظہار کرتا ہے۔ کانفرنس ہال میں چودھری صاحب محترم کی تقریر کامل سکوت اور انتہائی توجہ کے ساتھ سنی گئی۔ اور ٹیلی ویژن میں جدید وسعت کی وجہ سے کئی ملین امریکنوں نے اپنے گھروں میں بھی دلچسپی اور آپ کے بیان کو سنا۔ اور آپ کو تقریر کرتے دیکھا۔ دوسرے روز امریکہ کے سب سے باوقار اخبار نیویارک ٹائمز نے تقریر کو سراہتے ہوئے لمبے اقتباسات شائع کئے۔ ہفتہ وار نیوز ویک (Newsweek) نے لکھا۔ کہ آپ کی تقریر کانفرنس کی دو مقبول ترین تقاریر میں سے ایک تھی۔ خود صدر کانفرنس مسٹر ڈین ایچیسن نے اختتامی خطاب میں چودھری صاحب مکرم کی تقریر کا خاص طور پر ذکر کیا۔ واشنگٹن پوسٹ امریکہ کا نہایت مؤقر اخبار ہے۔ اس کے ایڈیٹر مسٹر ایلسٹن (Elliston) نے خاص طور پر ایک ایڈیٹوریل میں لکھا:۔

"(امریکہ نے اس کانفرنس پر) بعض ایسے قرض حاصل کئے۔ جو کسی روز ادا کرنے ہونگے اس کانفرنس میں دو ہی اہم ووٹ تھے۔ یعنی پاکستان اور انڈونیشیا کے۔ اس کانفرنس کا اہم سوال یہ تھا۔ کہ یہ دونوں ووٹ کس طرف جائیں گے۔ انڈونیشیا کا تو امریکن سفیر اس میٹنگ کے لئے موجود تھا۔ مگر پاکستان نے اپنے نہایت قابل وزیر خارجہ سر محمد ظفر اللہ خاں کو بھیجا۔ غیر ملکی شخصیتوں میں ظفر اللہ کو چابی کی پوزیشن حاصل تھی۔ آپ نے نہ صرف اپنے ملک کا ووٹ ہی عہد نامہ جاپان کے حق میں دلوایا۔ بلکہ انڈونیشیا کا ووٹ دلوانے میں بھی قابل ذکر حصہ لیا۔ ظفر اللہ ایک غیر معمولی انسان ہے ایک میانہ رو مسلمان جو غالباً ان حالات میں کراچی میں ہی ٹھہر تے اگر نہرو نے سان فرانسسکو کانفرنس سے غیر حاضری کا فیصلہ نہ کیا ہوتا۔ (نہرو کے اس اعلان پر) پرائم منسٹر لیاقت علی خاں نے محسوس کیا۔ کہ پاکستان کی نمائندگی ظفر اللہ کو کرنی چاہیئے۔ پاکستان کے لئے یہ ایک غیبی موقعہ تھا۔ ہندوستان کی عدم موجودگی میں پاکستان کی اہمیت نہ صرف ایشیائی اقوام میں بلکہ مشرق وسطیٰ کی حکومتوں میں بھی یقینی تھی۔

کانفرنس میں ظفر اللہ ذرا دیر سے پہنچے۔ کیونکہ ڈینور (Denver) میں آپ کو ملیریا بخار ہو گیا۔ آپ کی غیر حاضری میں کانفرنس ہال کے برآمدوں میں چہ میگوئیاں شروع ہو گئیں۔ سوال یہ تھا کہ کیا ظفر اللہ ہمیں ووٹ دیں گے۔ جیسا کہ آپ نے مجھے بتایا۔ وہ پہلے ہی تار دے چکے تھے۔ کہ وہ عہد نامہ کے حق میں ووٹ دیں گے مگر کانفرنس کے ابتدائی دنوں میں اس طرح کا اضطراب تھا۔ جس میں کسی بات کو قطعیت حاصل نہ تھی۔

پاکستان کے وزیر خارجہ نے نہرو کی کمزوری سے پیدا شدہ موقعہ کو خوب مضبوطی سے پکڑا۔ جب ظفر اللہ بولنے کے لئے کھڑے ہوئے۔ تو ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ آپ **ایشیا اور اسلامی دنیا دونوں کے شہ سوار ہیں۔**

انڈونیشیا کو بالعموم نہرو کے حلقۂ اثر کے تحت شمار کیا جاتا ہے۔ مگر ظفر اللہ نے تمام اسلامی دنیا کو بشمولیت انڈونیشیا کے اسلامی اصول کی بنیاد پر مسحور کر لیا۔ آپ نے مسلمانوں کو اسلام کی طرف متوجہ کرتے ہوئے بتایا۔ کہ نبیٔ مقدس (صلی اللہ علیہ وسلم) تلوار کا استعمال کرنے والے نہ تھے۔ جیسا کہ عیسائی گمان کرتے ہیں۔ حضور نے کبھی بھی جنگ کرنے کی اجازت نہ دی سوائے اس کے کہ جب آپ پر ظلم اور اذیت انتہاء کو پہنچا دی گئی۔ مگر اس وقت بھی آپ نے بذاتِ خود تلوار کا استعمال نہ کیا الغرض ظفر اللہ نے اپنے مسلمان بھائیوں کو کانفرنس میں اس طرح (مذکورہ بالا) پر خطاب کیا۔"

مؤقر اخبار واشنگٹن پوسٹ اپنے خراج تحسین کو ان الفاظ پر ختم کرتا ہے:۔

"اب ہم آپ کے احسان کی وجہ سے آپ کے مقروض ہو گئے ہیں۔ مگر سوال یہ ہے کہ یہ قرض اب کس طرح سے ادا ہوگا ؟؟"

یہ ہے وہ پوزیشن جو امریکن پریس کے نزدیک پاکستان نے جاپان صلح کانفرنس کے موقعہ پر اپنی شاندار نمائندگی کی وجہ سے حاصل کر لی ہے۔

درخواست ہائے دعا

(۱) شیخ کریم بخش صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ کی بائیں آنکھ موتیا کی وجہ سے بند ہو گئی ہے۔ اور اس کا اپریشن ہونے والا ہے۔ (۲) طاہرہ بیگم صاحبہ بنت چودھری محمد سعید صاحب رئیس حیدرآباد سندھ کے گلے کا اپریشن ہوا ہے۔ عزیزہ موصوفہ حضرت نواب محمد الدین صاحب مرحوم کی پوتی ہیں۔ احباب جماعت سب کے لئے دعائے صحت فرمائیں۔

"میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا" (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

سیلون میں جماعت احمدیہ کے ذریعے تبلیغی مشن کا اجراء

از مکرم محمد اسمٰعیل صاحب منیر مبلغ سیلون

سیلون کو یہ فخر حاصل ہے کہ یہاں کے لوگوں کو اس زمانہ کے موعود امام مہدی جس کی انتظار میں ہزاروں لاکھوں لوگ اس دنیا سے گذر گئے کی آواز پر لبیک کہنے کا موقعہ اس موعود امام کی زندگی میں ہی ملا۔

۱۹۰۷ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات یہاں پہنچیں جن کو پڑھ کر یہاں کے ایک مسلمان عالم کو آپ سے عقیدت ہو گئی۔ اور اس نے بعد میں اپنی بیعت کا خط بھی لکھ دیا

۱۹۱۶ء میں حافظ صوفی غلام محمد صاحب مرحوم حضرت امیر المؤمنین کے ارشاد کے مطابق ماریشس جاتے ہوئے یہاں سے گزرے۔ آپ کے قیام دوران میں احمدیت کا خوب چرچا ہوا۔ اور بہت سے لوگ احمدیت میں داخل ہو گئے۔ اور ایک دو سال میں ہی ان کی تعداد پچاس تک جا پہنچی۔ اور اس وقت ہفتہ وار اخبار تامل اور انگریزی زبان میں ۱۹۲۲ء تک نکلتا رہا۔ ۱۹۲۲ء میں اسلامیہ سورین ایک پرانے احمدی دوست عبد المجید صاحب نے شروع کیا۔ جواب بھی خدا تعالےٰ کے فضل سے تبلیغی فرائض کو سرگرمی سے پورا کر رہا ہے۔

۶ اگست ۱۹۵۱ء بروز دوشنبہ (جس کو مصلح موعود کے ساتھ خاص تعلق ہے) سیلون کی تاریخ احمدیت میں نئے باب کا آغاز ہوا۔ جبکہ پیارے امام حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز جن کو خدا تعالےٰ نے اولوالعزم کہا ہے کے ارشاد کے ماتحت خاکسار مع اہلیہ تحریک جدید کے تبلیغی مشن کے اجراء کے سلسلہ میں یہاں وارد ہوا۔ یہ کام صرف اولوالعزم مصلح موعود ایدہ الودود کا ہی ہے کہ آپ تحریک جدید کی مالی حالت غیر تسلی بخش ہونے کے باوجود بھی آئے دن نئے تبلیغی مشن کھولتے جا رہے ہیں۔

یہاں تبلیغ کے لئے وسیع میدان موجود ہے۔ ضرورت صرف اس چیز کی ہے کہ ہم اپنا پیغام دنیا کو پہنچانے کے لئے اپنا مال اپنی جان اور سب کچھ اولوالعزم امام کے حضور پیش کر دیں۔ ماہ اگست کی ۶ تاریخ سے خاکسار نے اپنا کام شروع کیا۔

تبلیغ کے سلسلہ میں مختلف ذرائع سے کام لیا۔ یہاں کی مختلف سوسائٹیوں سے تعلقات پیدا کرنے کے سلسلہ میں خطوط لکھے۔ ان میں سے بعض کے جوابات خوشکن ہیں اور بعض کے ابھی آ رہے ہیں امید ہے کہ جلدی ہی آپس میں تعلقات بڑھا کر اور مختلف پروگرام بنا کر ان سے فائدہ اٹھایا جائے گا اسی طرح کئی خطوط غیر ممالک میں لکھے۔ یہاں کے سب سے کثیر الاشاعت اخبار Daily News کی خاص اشاعت میں کتب کے متعلق اشتہار دیا۔ ایک کتاب Why I believe in Islam کو Free رکھا تھا۔ دوسرے دن ہی بیس کے قریب خطوط موصول ہوئے۔ اور اب تک اس سلسلہ میں ۱۰ عدد کتب قیمتاً اور بہت سی مفت بذریعہ ڈاک بھیجی ہیں۔ اور مزید خطوط بھی آ رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں لٹریچر ربوہ۔ سکندر آباد اور قادیان سے حاصل کیا گیا ہے۔ یہاں اشاعت کا سب سے آسان ذریعہ پمفلٹ شائع کرنا ہے۔ اس سلسلہ میں پہلا پمفلٹ The Awaited Bride groom has come کے عنوان سے انگریزی اور تامل میں چھپ گیا ہے۔ اور دوسرا پمفلٹ قبر مسیح کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہش کے مطابق شائع کیا جا رہا ہے جو انگریزی تامل اور سنگلی زبانوں مع فوٹو قبر مسیح کے ہو گا۔

ایک رسالہ بھی شائع کیا جا رہا ہے۔ اب اس میں نمایاں تبدیلی ہو گی اور اسکو مشن کے حالات اور ضروریات کے مطابق چلایا جائے گا۔ اور انگریزی کے صفحات پر خاص طور پر توجہ دی جائے گی۔ یہ رسالہ تین صد کی تعداد میں شائع ہو رہا ہے۔

لائبریریوں میں لٹریچر بھیجنے کی مہم کا آغاز کر دیا گیا ہے۔ ابھی تک یہاں کی سب سے بڑی اور اہم چار لائبریریوں کو چھوٹی چھوٹی کتب بھجوائی ہیں۔ تاکہ ان سے رابطہ قائم کیا جا سکے۔ احمدی دوستوں نے میری تحریک پر انگریزی تفسیر القرآن کے سات نسخے لائبریریوں کو بھجوانے کے لئے پیش کئے ہیں۔

ملاقاتیں:- پاکستان کے یوم آزادی پر ایک پاکستانی شوروم کا انتظام تھا۔ جو لوگوں میں از حد مقبول ہوا۔ جس میں محترم وزیر خارجہ پاکستان کی کشمیر سے متعلقہ تقاریر کو بہت سے لوگوں نے گھنٹوں وہاں بیٹھ کر پڑھا۔ اس موقعہ پر ایک تار میں وزیر اعظم صاحب پاکستان کو بھی مبارکباد پیش کی گئی۔ جس کی نقل الفضل کو بھی بھیجی گئی تھی

تبلیغی اجلاس کولمبو اور نیگو مبو میں ہر اتوار کو کئے جاتے رہے۔ لیکن چونکہ ابھی تک کولمبو میں ہمارے پاس کوئی موزوں جگہ نہیں ہے۔ اسلئے احباب کو وسیع پیمانہ پر نہیں بلایا گیا۔ احمدی احباب کی تربیت کے سلسلہ میں کوشش جاری رکھی۔ اور انہیں بھی تقاریر تیار کروائی گئیں۔ کولمبو میں جو جگہ ہمارے پاس فی الحال موجود ہے۔ اس کی مرمت اور ضروری تبدیلی کے لئے روپیہ خرچ کیا جا رہا ہے۔ تاکہ ہم اس میں شاندار لائبریری بھی جاری کر سکیں۔ اور تبلیغی اجلاس کیلئے غیر احباب کو بھی مدعو کر سکیں۔ امید ہے کہ وہ جگہ ستمبر کے آخر تک مکمل ہو جائے گی۔

جماعت کی تعلیم و تربیت:- سیلون کے مسلمانوں کی تعلیمی حالت بہت ہی کمزور ہے۔ چونکہ احمدی احباب بھی مہاجر ہی ہیں۔ اسلئے وہ بھی اپنے بچوں کو تجارت میں جلدی لگا دیتے ہیں۔ اس وقت یہاں کوئی احمدی دوست انگریزی کا میٹرک پاس بھی نہیں اس طرف خاص توجہ دلائی گئی ہے۔ اور اس سلسلہ میں عملی قدم بھی اٹھایا جا رہا ہے۔

نیگو مبو کی جماعت میں مسجد احمدیہ بھی ہے اور یہاں بچوں کو قرآن مجید پڑھانے کا انتظام بھی نہایت معقول ہے۔ احمدی بچوں اور نوجوانوں کو اردو پڑھنے کا بہت شوق ہے۔ تاکہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا خود مطالعہ کر سکیں۔ اسکے لئے بھی کلاس کھول دی گئی ہے۔ اور پھر نوجوانوں کی دینی تربیت کے سلسلہ میں روزانہ ۱½ گھنٹہ تک قرآن مجید مع مختصر تفسیر اور اردو بھی پڑھاتا ہوں۔ کولمبو اور نیگو مبو دونوں جماعتوں میں ہفتہ میں ایک [illegible] القرآن بھی جاری کر دیا ہوا ہے۔ اور نیگو مبو میں تامل زبان میں روزانہ درس بھی ہوتا ہے۔ مجھے یہ مشکل درپیش ہے۔ کہ میں تامل زبان نہیں جانتا۔ اور یہاں کے احمدی دوست انگریزی بھی نہیں جانتے۔ اس لئے بعض دفعہ اردو میں درس دیتا ہوں جس کا ترجمہ ساتھ ساتھ تامل میں کوئی دوست کرتا جاتا ہے۔ اور کبھی انگریزی میں جس کا تامل میں ترجمہ کیا جاتا ہے

عورتوں کی تربیت:- خدا تعالےٰ کے فضل سے میری بیوی نے عورتوں کی تربیت کے سلسلہ میں نہایت سرگرمی سے حصہ لینا شروع کر دیا ہے۔ نیگو مبو میں لجنہ اماء اللہ قائم کر دی گئی ہے۔ اور ان کے ۹ تربیتی اجلاس ہو چکے ہیں اور اب وہ اس قابل ہو گئی ہیں کہ ان میں بعض خود تقاریر کر رہی ہیں۔ ان کو ضروری احکام اور دینی مسائل آہستہ آہستہ یاد کرائے جا رہے ہیں۔ امید ہے کہ یہاں کی احمدی عورتیں بھی مردوں سے پیچھے نہیں رہیں گی۔ اور ان میں بعض اردو پڑھ رہی ہیں۔ نیز انہیں اپنے چھوٹے بچوں کو اردو پڑھانے کا بہت شوق ہے۔ کولمبو میں بھی ۹ ستمبر کو لجنہ اماء اللہ قائم کی جا رہی ہے

بیعت:- اس ماہ میں ایک خاتون بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئی۔ اللّٰھم زد فزد

آخر میں قارئین سے درخواست ہے کہ وہ خاص طور پر دعا فرمائیں کہ خدا تعالےٰ اس ملک کو احمدیت میں سب سے زیادہ حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے اور جس طرح یہاں سب سے پہلے اسوقت کے منادی کی آواز پہنچی تھی۔ اسی طرح یہ ملک باقی سب چیزوں میں بھی دوسروں سے گوئے سبقت لے جائے۔ اور ہمیں بھی توفیق عطا فرمائے کہ ہم اس ملک میں زیادہ سے زیادہ اسلام اور احمدیت کی صحیح رنگ میں خدمت کر سکیں۔ اور خدا وہ دن جلد لاوے۔ جبکہ نہ صرف سیلون میں ہی بلکہ سارے عالم میں پرچم اسلام لہرائے۔ آمین

اِنْ علماء کا اخلاق

پچھلے دنوں بغداد کے ایک مشہور عالم اور عربی ادب کے بہترین انشاء پرداز و ادیب پاکستان میں صرف اہل توحید کی ملاقات کے لئے تشریف لائے اور ان کے اس طویل و عریض سفر کا مقصد وحید یہاں کے علمی حلقوں کا قریب سے مطالعہ کرنا اور اخوت اسلامی کا ایک مخلصانہ مظاہرہ تھا۔ اور وہ اسی جذبہ کے تحت متعدد علماء سے ملاقات کی غرض سے ان کے دولت کدوں پر بھی حاضر ہوئے۔ اور بعض کو انہوں نے اپنے ہاں دعوت بھی دی،

لیکن ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ یہ علماء کرام جو خود کو ورثۃ الانبیاء کہلاتے ہیں۔ اور اخلاق و مہمان نوازی کی حدیثیں بیان کرتے کرتے اور اس موضوع پر وعظ کہتے کہتے ان کے حلق خشک ہو ہو جاتے ہیں۔ ان میں سے کئی مروت و اخوت اور اسلامی ضابطہ اخلاق سے اس قدر کورے ثابت ہوئے ہیں۔ کہ توبہ ہی بھلی۔ ہمیں ذاتی طور سے علم ہے کہ بعض "علماء" نے ان سے صرف اس بناء پر ملنے سے گریز کیا کہ انہیں کہیں عربی نہ بولنا پڑ جائے اور ان کا بھرم نہ کھل جائے۔

ہلالی صاحب کا کہنا ہے کہ وہ لاہور کے بعض علماء سے ملنے کے لئے ان کے مکان پر تشریف لے گئے تو انہوں نے اپنے خادموں کے ذریعے سے کئی حیلے بہانوں سے ٹرخانے کی کوشش کی۔ ان میں سے کئی ایسے ہیں جو لاہور میں ایک مدت سے پند و موعظت اور دعوت و ارشاد کی مسند بچھائے بیٹھے ہیں۔ لیکن یہ نہیں جانتے کہ معزز مہمانوں سے کیا سلوک روا رکھنا چاہیئے۔ ہلالی صاحب نے ان حضرات پر ایسے چبھتے ہوئے فقرے کسے کہ ہمیں اس سے بڑی ہی ندامت ہوئی۔ بجائے اس کے یہ لوگ ان کے اخلاص پر تڑپ جاتے اور ان کا خیر مقدم کرتے الٹا ان کی توہین کے مرتکب ہوئے

(الاعتصام ۲۸ ستمبر ۱۹۵۱ء گوجرانوالہ)

حضرت مرزا غلام احمدؐ قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کس قسم کی نبوت کا دعویٰ کیا؟

-(مرتبہ شیخ عبد القادر مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ)-

۱ - حضرت مرزا غلام احمدؐ قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"جس جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا ہے صرف ان معنوں سے کیا ہے کہ میں مستقل طور پر شریعت لانے والا نہیں ہوں اور نہ میں مستقل طور پر نبی ہوں۔ مگر ان معنوں سے کہ میں نے اپنے رسول مقتدا سے باطنی فیوض حاصل کر کے اور اپنے لئے اس کا نام پا کر اس کے واسطہ سے علم غیب پایا ہے رسول اور نبی ہوں مگر بغیر کسی جدید شریعت کے۔ اس طور کا نبی کہلانے سے میں نے کبھی انکار نہیں کیا"

(ایک غلطی کا ازالہ)

۲ - نیز فرمایا:۔ "یہ ضرور یاد رکھو کہ اس امت کے لئے وعدہ ہے کہ وہ ہر ایک ایسے انعام پائے گی جو پہلے نبی اور صدیق پا چکے۔ پس منجملہ ان انعامات کے وہ نبوتیں اور پیشگوئیاں ہیں جن کی رو سے انبیاء علیہم السلام نبی کہلاتے رہے۔ لیکن قرآن شریف بجز نبی بلکہ رسول ہونے کے دوسروں پر علوم غیب کا دروازہ بند کرتا ہے جیسا کہ آیت فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖۤ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ سے ظاہر ہے۔ پس مصفّٰے غیب پانے کے لئے نبی ہونا ضروری ہوا۔ اور آیت اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ گواہی دیتی ہے کہ اس مصفّٰے غیب سے یہ امت محروم نہیں۔ اور مصفّٰے غیب حسب منطوق آیت نبوت اور رسالت کو چاہتا ہے اور وہ طریق براہ راست بند ہے۔ اس لئے ماننا پڑتا ہے کہ اس موہبت کے لئے محض بروز اور ظلیت اور فنا فی الرسول کا دروازہ کھلا ہے۔"

(ایک غلطی کا ازالہ حاشیہ)

۳ - حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

(وَاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ)

"یہ آیت آخری زمانہ میں ایک نبی کے ظاہر ہونے کی نسبت ایک پیشگوئی ہے۔ ورنہ کوئی وجہ نہیں کہ ایسے لوگوں کا نام اصحاب رسول اللہ رکھا جائے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد پیدا ہونے والے تھے۔ جنہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا آیت ممدوحہ بالا میں یہ تو نہیں فرمایا و اٰخرین من الامۃ بلکہ یہ فرمایا واٰخرین منھم ہر ایک جانتا ہے کہ منھم کی ضمیر اصحاب رضی اللہ عنہم کی طرف راجع ہے۔ لہٰذا وہی فرقہ منھم میں داخل ہو سکتا ہے جس میں ایسا رسول موجود ہو کہ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا بروز ہو۔

(تتمہ حقیقۃ الوحی ص ٦٧)

۴ - پھر فرمایا:۔ "وہ (یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم۔ ناقل) خاتم الانبیاء ہے مگر ان معنوں سے نہیں کہ آئندہ اس سے کوئی روحانی فیض نہیں ملیگا، بلکہ ان معنوں سے کہ وہ صاحب خاتم ہے بجز اس کی مُہر کے کوئی فیض کسی کو نہیں پہنچ سکتا۔ اور اس کی امت کے لئے قیامت تک مکالمہ اور مخاطبہ الٰہیہ کا دروازہ کبھی بند نہ ہوگا اور بجز اس کے کوئی نبی صاحب خاتم نہیں۔ ایک وہی ہے جس کی مُہر سے ایسی نبوت بھی مل سکتی ہے جس کے لئے امتی ہونا لازمی ہے۔"

(حقیقۃ الوحی ص ۲۷-۲۸)

۵ - حضرت مرزا غلام احمدؐ قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے سب سے آخری خط مندرجہ اخبار عام مورخہ ۲٦ مئی ۱۹۰۸ء میں فرماتے ہیں۔

"یہ الزام جو میرے ذمہ لگایا جاتا ہے کہ گویا میں ایسی نبوت کا دعویٰ کرتا ہوں جس سے مجھے اسلام سے کچھ تعلق باقی نہیں رہتا اور جس کے یہ معنی ہیں کہ میں مستقل طور پر اپنے تئیں ایسا نبی سمجھتا ہوں کہ قرآن شریف کی پیروی کی کچھ حاجت نہیں رکھتا۔ اور اپنا علیحدہ کلمہ اور علیحدہ قبلہ بناتا ہوں اور شریعت اسلام کو منسوخ کی طرح قرار دیتا ہوں۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اقتداء اور متابعت سے باہر جاتا ہوں یہ الزام صحیح نہیں ہے۔ بلکہ ایسا دعویٰ نبوت کا میرے نزدیک کفر ہے اور نہ آج سے بلکہ اپنی ہر ایک کتاب میں ہمیشہ میں یہی لکھتا آیا ہوں کہ اس قسم کی نبوت کا مجھے کوئی دعویٰ نہیں اور یہ سراسر میرے پر تہمت ہے اور جس بنا پر میں اپنے تئیں نبی کہلاتا ہوں وہ صرف اس قدر ہے کہ میں خدا تعالےٰ کی ہمکلامی سے مشرف ہوں اور وہ میرے ساتھ بکثرت بولتا اور کلام کرتا ہے اور میری باتوں کا جواب دیتا ہے۔ اور بہت سی غیب کی باتیں میرے پر ظاہر کرتا اور آئندہ زمانوں کے وہ راز میرے پر کھولتا ہے کہ جب تک انسان کو اس کے ساتھ خصوصیت کا قرب نہ ہو دوسرے پر وہ اسرار نہیں کھولتا اور انہیں امور کی کثرت کی وجہ سے اس نے میرا نام نبی رکھا ہے۔ سو میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں اور اگر اس سے انکار کروں تو میرا گناہ ہوگا اور جس حالت میں خدا میرا نام نبی رکھتا ہے تو میں کیونکر اس سے انکار کر سکتا ہوں۔ میں اس پہ (۴) قائم ہوں اس وقت تک جو اس دنیا سے گذر جاؤں"

مہتمم نشر و اشاعت نظارت دعوۃ و تبلیغ۔ ربوہ

محمود غزنوی اور سومنات

محمود غزنوی اور سومنات کی داستان زبان زد خاص و عام ہے۔ مسلمانوں کیلئے یہ داستان سرمایۂ فخر ہے۔ وہ اقبال کا مشہور شعر ؎

قوم اپنی جو زر و مال جہاں پہ مرتی
بت فروشی کے عوض بت شکنی کیوں کرتی

پڑھ پڑھ کر اس فخر کا اظہار کرتے ہیں۔ اس کے برعکس ہندو محمود غزنوی کو لٹیرا ڈاکو اور حرص و آز کا پجاری کہتے ہیں اور چونکہ وہ اسلام کا پیرو تھا اس لئے اس کے ساتھ ساتھ اسلام پر بھی کیچڑ اچھالتے ہیں۔ لیکن آپ کو یہ سن کر تعجب ہوگا کہ خود ہندوؤں میں ہی ایک ایسا گروہ ہے جو سرے سے ہی اس واقعہ کو تسلیم ہی نہیں کرتا۔ اس کے نزدیک یہ ساری داستان من گھڑت ہے جسے محمود غزنوی کے صدیوں بعد محض زیب داستان کے لئے تخلیق کیا گیا ہے۔

"ماڈرن ریویو" کلکتہ نے مدراس کے ایک جریدہ "سنڈے ایکسپریس" میں شائع شدہ ایک مقالے کے چند اقتباسات دئیے ہیں جن میں اس داستان کو تسلیم کرنے سے انکار کیا گیا ہے۔ مقالہ نگار نے اپنے دعوے کی تصدیق میں دلائل بھی دئیے ہیں۔ یہ دلائل کہاں تک صحیح ہیں اس کا فیصلہ تاریخ پر نظر رکھنے والے اصحاب ہی کر سکتے ہیں۔ بہر حال یہ ایک دلچسپ بحث ہے جسے ہم ذیل میں درج کرتے ہیں "سنڈے ایکسپریس" کے مقالے کا عنوان ہے۔ "محمود غزنوی سومنات کبھی نہیں گیا" مقالہ نگار رقمطراز ہے:۔

بے ثبوت واقعہ

"اس واقعہ کی تائید میں کوئی تاریخی ثبوت نہیں ملتا۔ کہ محمود غزنوی نے سومنات کے مندر کو توڑا اور برباد کیا۔ اور واقعہ تو یہ ہے کہ اس خیال کی تائید میں بھی کوئی ثبوت نہیں ملتا کہ محمود غزنوی کبھی سومنات تک پہنچا بھی تھا۔"

"کہانی تو یہ سناتی ہے کہ سومناتھ پر من گھڑت حملہ ۱۰۲۵ء میں ہوا تھا۔ اس سلسلہ میں گجرات میں اس عہد کی دو مستند تاریخیں ملتی ہیں۔ ایک تو ہیم چندر اچاریہ کی تصنیف دوایا شرایا ہے۔ دوسری کا نام پربندھ چنتا منی ہے۔ اور ان دونوں میں سے کسی نے برسبیل تذکرہ بھی سومنات کے حملہ کا ذکر نہیں کیا اس زمانے کے مسلم مؤرخین اس موضوع کو پاکر اچھلنے لگتے۔ اگر غزنوی سومناتھ تک پہنچا ہوتا تو یہ مؤرخین بڑی رنگ آمیزی سے اس واقعہ کی تفصیل بیان کرتے اور لکھتے کہ ان کے آقا نے کس طرح کافروں کے مندر کی اینٹ سے اینٹ بجا دی۔ لیکن وہ سومناتھ کا ذکر تک نہیں کرتے۔"

مسلم مؤرخین کی خاموشی

گجرات کے بہت بڑے عالم اور مؤرخ رسک لال پارکھ لکھتے ہیں۔

"بہر حال یہ بہت تعجب انگیز بات ہے کہ اعطبی کی تاریخ الامینی میں سومناتھ کی بربادی کا کوئی ذکر نہیں ملتا۔ اعطبی محمود غزنوی کا پرائیویٹ سیکرٹری تھا۔ اس نے محمود غزنوی کے سوانح حیات بہت تفصیل سے لکھے ہیں اور یہ بات بھی قطعی طور پر معلوم ہے کہ وہ اس واقعہ کے بعد کافی مدت تک زندہ رہا۔ دو سو سال بعد رضی الدین اور حمید اللہ آئے اور انہوں نے محمود غزنوی کے حالات لکھے۔ لیکن ان حالات میں بھی سومناتھ کا وجود کہیں نہیں ملتا۔ (ملاحظہ ہو تمہید کاویہ اوسانا)

پہلا حوالہ ہمیں ۱۲۳۰ء میں ابن اثیر میں ملتا ہے" ایارکو خانہ محق پہ لکھتے ہیں:۔

"اس زمانے کے مسلم مؤرخین کی کتابوں میں جب اس واقعہ کا کوئی حوالہ نہیں ملتا تو اس سے ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ سومناتھ کے واقعہ کی کوئی اہمیت نہ تھی۔ اور اسے بعد کے مسلم مؤرخین نے زیب داستاں کے لئے اہمیت دیدی۔ زمانہ حال کے مؤرخین نے بعد کے حوالوں پر بھروسہ کیا . . . . اور ان حوالوں کو جرح و تعدیل کی کسوٹی پر پرکھے بغیر ایک رائے قائم کر لی۔ ہو سکتا ہے کہ کسی حملہ آور فوج کی آمد و رفت کے سلسلے میں یہ لوٹ مار کا کوئی معمولی واقعہ ہو جسے بڑھا چڑھا کر پیش کر دیا گیا ہو۔"

تمام شہادتوں سے یہ بات ثابت ہے کہ سومناتھ کا بت زمانہ قبل تاریخ کے قدیم دور میں بنا تھا اور یہ آریوں کے آنے سے پہلے موجود تھا جسے وہ نفرت کے ساتھ "لنگا سنے دیوا" کے نام سے پکارتے تھے ہندوستان پر آریوں کے وحشیانہ حملوں کے عہد میں سومناتھ کا قدیم مندر جسے دراوڑوں نے بنایا تھا توڑا گیا اور برباد کیا گیا۔ اور یہ کہنا محض قیاس آرائی نہیں ہے۔ اس مندر کی تعمیر قدیم خونخوار حملہ آور دراوڑوں کے سینگڑوں سنے دیواؤں کو ختم نہ کر سکے اور یہ طریق عبادت آج تک ہندوستان میں رائج ہے سومناتھ میں لنگا کی پوجا ہوتی تھی اسی قسم کا لنگا موہنجا دارو میں بھی ملا ہے۔ آریوں نے جب موہنجا دارو کو برباد کیا ہوگا تو اسی زمانہ میں آسودہ و خوشحال سومناتھ کو بھی برباد کیا ہوگا۔

(کوثر لاہور ۲۸ ستمبر ۱۹۵۱ء)

تنقید و تبصرہ

الفرقان (بابت ماہ ستمبر)

زیرِ نظر رسالہ اس کا پہلا شمارہ ہے جو مکرم مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری پرنسپل جامعہ احمدیہ احمد نگر کی زیرِ ادارت احمد نگر ربوہ سے نکلنا شروع ہوا ہے۔ اس رسالہ کے اجراء کے مقاصد مندرجہ ذیل ہیں (۱) فضائل قرآن مجید کا بیان (۲) غیر مسلموں کے اسلام و قرآن مجید پر اعتراضات کے جواب (۳) بندگان پاکستان کو عربی زبان سکھانا (۴) مستشرقین کے خیالات پر تحقیقی تبصرہ۔ اس پرچہ کو دیکھنے سے یہ امید ہوتی ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ یہ پرچہ آئندہ بھی مقاصد مندرجہ بالا کو پوری طرح بروئے کار لاتا رہے گا۔ یہ رسالہ معنوی اور صوری ہر دونوں لحاظ سے محاسن سے پُر ہے اور انتہائی کاوش سے مرتب کیا گیا ہے شروع میں نہایت خوبصورت ٹائپ میں دو عربی کے مضمون ہیں۔ جن میں سے ایک میں رسالہ کے مقاصد بیان کرتے ہوئے مسلمانوں کو قرآن کریم کی تعلیمات پر پوری طرح عمل پیرا ہونے کی تلقین کی گئی ہے۔ اور دوسرے میں حکومت پاکستان اور عوام کو پاکستان میں عربی کو ترویج دینے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے کا ایک قیمتی خط بھی رسالہ میں درج ہے۔ قرآن کریم پر مخالفِ اسلام کے اعتراضات کے جواب میں تین فاضلانہ مضامین "قرآن مجید پر سوامی دیانند جی کے اعتراضات کے جواب" "اہلِ بہاء کے عقیدہ نسخ قرآن پر تحقیقی نظر" اور "مستشرقین یورپ کے قرآن مجید پر دو اعتراضات کے جوابات" کے عنوانات سے موجود ہیں "تحقیق ام الالسنہ" کے عنوان سے ایک عالمانہ مضمون نے رسالہ کی خوبیوں میں چار چاند لگا دیئے۔ اس مضمون میں فاضل مضمون نگار نے نہایت خوبی سے زبانوں کی تاریخ پر روشنی ڈالتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس دعویٰ کو بھی ثابت کیا ہے کہ عربی زبان ہی ام الالسنہ ہے۔ "ابواب التفسیر الصحیح" کے مستقل عنوان کے ساتھ قرآن کریم کی دو آیات "قال ھٰذا ربی ھٰذا اکبر" اور "وما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لھم" کی لطیف تفسیر کی گئی ہے۔ ایک اور دلچسپ تحقیقی مضمون "صلیبی حادثہ کے بعد حضرت مسیح علیہ السلام کہاں گئے؟" بھی بالاقساط شائع ہونا شروع ہوا ہے عربی سیکھنے کے شائقین کے لئے ایک مستقل سلسلہ بھی شروع کیا گیا ہے۔ جو ایک مبتدی کو عربی سکھلانے میں بہت ممد و معاون ثابت ہو سکتا ہے

اس مجلہ کی لکھائی چھپائی بہت اچھی اور خصوصاً ٹائپ کا حصہ انتہائی دیدہ زیب ہے۔ یہ رسالہ اس قابل ہے کہ ہر احمدی نہ صرف اسکو خود خریدے بلکہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو بھی اس کے خریدنے کی ترغیب دے۔ اس کا سالانہ چندہ پانچ روپے اور ایک پرچہ کی قیمت ۸ آنے ہے۔ ملنے کا پتہ:۔ دفتر رسالہ الفرقان احمد نگر ربوہ ضلع جھنگ

مکتبہ تحریک جدید مرکزیہ

۱۔ بکڈپو تحریک جدید کا نام آئندہ مکتبہ تحریک جدید مرکزیہ ہوگا۔ احباب نوٹ فرمالیں۔

۲۔ "ہمارا خدا" جو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی تصنیف ہے۔ اس کی قیمت عـ۸ ہے۔ غلطی سے ۸ شائع ہو گئی ہے۔

۳۔ تفسیر کبیر پارہ عم حصہ اول کے جو دس نسخے ملے تھے۔ وہ ختم ہو چکے ہیں۔ اسی طرح سورہ یونس تا کہف کا کوئی نسخہ مکتبہ میں قابلِ فروخت نہیں۔

۴۔ مکتبہ تحریک جدید مرکزیہ کی مندرجہ ذیل مطبوعات قابلِ فروخت موجود ہیں۔

۱۔	تفسیر کبیر پارہ اول خورد کوع	۵ — ۸ — ۰
۲۔	〃 〃 پارہ عم حصہ سوم	۶ — ۸ — ۰
۳۔	〃 〃 سورہ کہف	۱ — ۸ — ۰
۴۔	اسلام اور ملکیت زمین	۲ — ۸ — ۰

(ناظم مکتبہ تحریک جدید مرکزیہ)

تلاش گمشدہ

ایک لڑکا بنام سردار محمد ولد مالا عمر ۲۱ یا ۲۲ سال رنگ پکا نقش بانکے قد درمیانہ زبان سے گونگا کانوں سے بہرہ ہے۔ دائیں ہاتھ کی انگلی شہادت کٹی ہوئی ہے۔ عرصہ تین چار ماہ سے گھر سے لاپتہ ہے جس صاحب کو اس کا پتہ لگے تو مندرجہ ذیل پتہ اطلاع دے کر یا لڑکے کو وہاں پہنچا کر ثواب حاصل کریں۔

(خاکسار:۔ سلطان احمد معرفت یونائٹڈ ٹرانسپورٹ لوہاری دروازہ لاہور)

پتہ مطلوب ہے

مخدوم نذیر احمد صاحب فروٹ سپیشلسٹ دانی پی جہاں کہیں ہوں۔ مجھے مطلع کریں۔ یا کسی صاحب کو اُن کے ایڈریس کا علم ہو۔ تو مجھے مطلع فرما کر ممنون فرمائیں۔

(خاکسار مسعود احمد باجوہ از اوکاڑہ الف بلاک

ولادت

شیخ محمد شریف صاحب مالک اقبال بوٹ ہاؤس کوئٹہ حال انارکلی ۱۶۸ لاہور کے ہاں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے تیسرا لڑکا عنایت فرمایا ہے۔ حضور نے نوارد کا محمد نام تجویز فرمایا ہے۔ احباب اس کی صحتیابی اور خادمِ دین ہونے کے لئے دعا فرمائیں:۔

چندہ سالانہ اجتماع ۱۹۵۱ء

خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع انشاء اللہ ربوہ میں ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ اکتوبر کو منعقد ہوگا۔ جس کے لئے انتظامات شروع ہیں۔ چونکہ رقم کی فوری ضرورت ہے اس لئے جملہ مجالس کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ سالانہ اجتماع کا جس قدر چندہ جمع ہو چکا ہے وہ بلا تاخیر ارسال فرمائیں۔ اور جن خدام نے ابھی تک چندہ ادا نہیں کیا۔ ان سے وصول کر کے اسکے بعد دوسری قسط اجتماع سے قبل جس قدر ممکن ہو سکے ارسال فرمائیں۔ قاعدہ کے مطابق ہر خادم سے خواہ وہ اجتماع میں شامل ہو یا نہ ہو یہ چندہ وصول کرنا ضروری ہے

مہتمم مال مرکزیہ

اکتوبر ۱۹۵۱ء میں

قیمت اخبار جن احباب کی ختم ہو رہی ہے۔ اُن کی فہرست شائع ہو چکی ہے۔ قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھجوا کر عنداللہ ماجور ہوں۔

وی۔ پی کا انتظار نہ کریں۔ ڈاکخانہ سے وی پی کی رقم وصول ہونے میں کئی سال لگ جاتے ہیں۔ بہتر یہی ہے۔ کہ قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیں۔ اس میں آپ کو فائدہ ہے۔

(مینیجر)

مشرقی ممالک میں امریکہ کے رویہ کو شبہ کی نظر سے دیکھا جاتا ہے

۲۹ ستمبر مسٹر سموئیل کاپر نے جو مشرقی ڈویژن میں امریکی دفتر خارجہ کے نائب صدر ہیں ایک اجلاس میں اعلان کیا کہ اگر اس یقین کو ترقی دینے کی ضرورت ہے کہ امریکہ مشرق و مغرب کے مشترکہ مفاد کا خواہاں ہے تو باہمی سمجھوتے اور حقیقت پسندی سے کام لینے کی اشد ضرورت ہے۔ علاوہ ازیں مشرق قریب کے ممالک میں اعتماد اور یقین پیدا کرنے کے لئے بھی کافی تگ و دو کی ضرورت ہے۔ ان ممالک کو خود اپنا تنقیدی جائزہ بھی لینا ہوگا۔ مغربی ممالک کے ساتھ امریکہ کے ہمدردانہ رویہ کے باوجود امریکی عزائم کو شبہ کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ مشرق قریب کے ممالک کو امریکہ کی مدد دینے کی پیشکش کو اکثر سیاسی برتری حاصل کرنے یا اقتصادی مداخلت قرار دیا گیا ہے۔ روسی پراپیگنڈے نے اس شک و شبہ سے فائدہ اٹھایا اور زیادہ ہوا دینی شروع کر دی ہے۔ مشرق و مغرب کے مشترکہ مفاد کیلئے اس شک و شبہ کو دور کرنا لازمی ہے۔ (اسٹار)

جاگیروں کو ختم کرنے اور مزارعین کو بیدخل کرنے کیلئے قانون بنانے کا فیصلہ

لاہور ۲۸ ستمبر نو بجے صبح پنجاب مسلم لیگ اسمبلی کا اجلاس شروع ہوا۔ سب سے پہلے میاں ممتاز دولتانہ نے ان ارکان اسمبلی کو انتباہ کیا جنہوں نے خفیہ جلسہ کرنے کی کوشش کی تاکہ زرعی اصلاحات کے خلاف متحدہ محاذ قائم کیا جائے۔

آپ کے اس انتباہ پر ممبروں نے باری باری اپنے لیڈر سے وفاداری کا اظہار کیا۔ اس پر میاں ممتاز دولتانہ نے کھڑے ہو کر فرمایا کہ سمجھ لیجئے میں ہی زرعی اصلاحات ہوں اور میرے ساتھ وفاداری زرعی اصلاحات پر اعتماد اور زرعی اصلاحات پر اعتماد مجھ پر اعتماد کے مترادف ہوگا۔

آپ نے فرمایا کہ میں نے یہ عزم بالجزم کر رکھا ہے کہ میں ان زرعی اصلاحات کو جامہ عمل پہناؤں۔ اگر میں زرعی اصلاحات کو جامہ عمل نہ پہنا سکا تو اسی وزارت سے علیحدہ ہو کر چلا جاؤں گا۔ کیونکہ میں وہ حلف نہیں توڑ سکتا جو میں نے عوام سے کیا ہے۔

آپ نے کہا کہ اگر آپ لوگوں نے اپنے اس عہد کا پاس نہ کیا جو آپ نے اپنے ووٹروں سے کیا ہے تو میں اسمبلی کو توڑ دینے کی سفارش کر دوں گا۔ اور اس کے بعد اس مسئلہ پر قوم سے اس کی رائے مانگوں گا۔

۱۲۵ ارکان نے بحث میں حصہ لیا بعض ارکان کی طرف سے جو اعتراضات کئے گئے تھے۔ میاں ممتاز دولتانہ نے ان کی وضاحت کی اور ان کے خدشات کو دور کیا۔

غور و فکر کے بعد اس امر کا فیصلہ کیا گیا کہ جاگیروں کو ختم کرنے کے لئے پارٹی کی طرف سے اسمبلی میں مسودہ قانون پیش کیا جائے۔ بعد ازاں مزارعین کے حقوق کا

ضلع گورداسپور کے حصول کیلئے بین الاقوامی عدالت میں دعویٰ دائر کیا جائے

لاہور ۲۹ ستمبر شیخ فیض محمد سابق سپیکر پنجاب اسمبلی نے ایک بیان میں اس بات کا اظہار کیا کہ پاکستان کشمیر میں آزادانہ اور غیر جانبدارانہ استصواب پر زور دینے کے ساتھ بین الاقوامی عدالت میں ضلع گورداسپور کو اس کے حوالے کرنے کے لئے مقدمہ بھی دائر کر دے۔

آپ نے فرمایا کہ سر ریڈ کلف نے پاکستان اور ہندوستان کے درمیان سرحدوں کا تعین کرنے کے لئے "مسلم اکثریت والے" علاقوں کی حدبندی کرنی تھی انہوں نے اپنے اس اختیار سے تجاوز کیا اور ایسا فیصلہ کیا جو ان کے اختیار و اقتدار سے تجاوز تھا۔

یکم اکتوبر سے خبروں کے اوقات ریڈیو پاکستان سے

لاہور (ریڈیو پاکستان) یکم اکتوبر ۱۹۵۱ء سے پاکستان کا اپنا سٹینڈرڈ ٹائم رائج ہو جائے گا۔ مغربی پاکستان کی گھڑیاں ایک گھنٹہ پیچھے اور مشرقی پاکستان کی آدھ گھنٹہ آگے کر دی جائیں گی اور اس سے ریڈیو سے خبریں نشر ہونے کے پروگرام میں مندرجہ ذیل تبدیلیاں ہوں گی۔

۱۔ صبح ساڑھے سات بجے نشر کی جانیوالی خبریں مغربی پاکستان کی گھڑیوں پر ۷ بجے اور مشرقی پاکستان میں ساڑھے آٹھ بجے نشر ہوا کریں گی۔

۲۔ دوپہر کی خبریں دونوں خطوں میں ایک بجے بعد دوپہر نشر کی جایا کریں گی۔

۳۔ ساڑھے پانچ بجے نشر کی جانے والی خبریں مغربی پاکستان میں ۵ بجے شام اور مشرقی پاکستان میں ساڑھے چھ بجے شام نشر ہوا کریں گی۔

۴۔ رات کی خبریں مغربی پاکستان میں پونے آٹھ بجے اور مشرقی پاکستان میں سوا نو بجے نشر ہوا کریں گی

۵۔ اور لاہور کی مقامی خبریں شام کے چھ بجے نشر ہوا کریں گی۔

(۴) مسئلہ پیش کیا گیا۔ اس پر متعدد ارکان نے تقریریں کیں۔ اس بحث میں بھی متعدد ارکان نے حصہ لیا۔ اور بالآخر یہ تجویز بھی منظور کر لی گئی کہ مزارعین کے حقوق کا خیال رکھا جائے اور کرایہ ادا نہ کرنے کی صورت میں کسی مزارع کو بے دخل نہ کیا جائے۔ بعد ازاں اجلاس ۲۹ ستمبر پر ملتوی ہوا۔

حکومت کے ساتھ تعاون کو سراہنا اور خدمات کا اعتراف کرنا ہم سب کا قومی فرض ہے

"اعتراف خدمات" کے جلسہ میں میاں ممتاز محمد خاں دولتانہ کی تقریر

اسٹاف رپورٹر

لاہور ۲۹ ستمبر۔ آج وزیر اعلیٰ میاں ممتاز محمد خاں دولتانہ نے ضلع لاہور کے ان ممتاز شہریوں اور دیہاتی باشندوں کے درمیان سندات تقسیم کیں۔ جنہوں نے ضلع کے سرکاری حکام کے ساتھ تعاون کی ایک اچھی مثال قائم کر دکھائی ہے۔ —— اس سادہ اور موثر تقریب کے موقع پر جسمیں افسران بالا اور معززین شہر نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ وزیر اعلیٰ نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ غلامی کے دور میں تقسیم اسناد اور اس سلسلے میں درباروں وغیرہ کے انعقاد کو نفرت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ کیونکہ غیر حکومت اکثر ان لوگوں ہی کو سرفراز کیا کرتی تھی۔ جو قومی مفاد کی پروا کئے بغیر اس کے ساتھ تعاون کرنے کے عادی تھے لیکن آج وہ وقت نہیں رہا۔ اب ہم خود ہی رعایا ہیں۔ اور خود ہی حکمران ہماری حکومت صحیح معنوں میں ایک جمہوری حکومت ہے۔ پس آج حکومت کے ساتھ تعاون کو سراہنا اور خدمات کا اعتراف کرنا قابل مذمت نہیں۔ بلکہ ہم سب کا قومی فرض ہے۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے مزید فرمایا۔ اسناد تقسیم کرنے کے سلسلے میں ڈپٹی کمشنر صاحب لاہور کی دعوت قبول کرنے میں بھی یہی چیز میرے پیش نظر تھی۔ کہ اعتراف خدمات کے اس جلسہ میں حاضر ہو کر میں اس خوشگوار تبدیلی کا آئینہ دار بن جاؤں۔ جو حصول آزادی کے بعد ہمارے درمیان رونما ہوئی ہے۔

نظم و نسق کی بعض خامیوں کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ جوں جوں وقت گذرتا جائے گا۔ یہ خامیاں دور ہوتی جائیں گی۔ اب ہماری اپنی حکومت ہے۔ اور ہمیں یہ مقدرت حاصل ہے۔ کہ ہم اپنی خامیوں کو آسانی سے دور بھی کر سکیں۔ اخیر میں آپ نے یقین دلایا۔ کہ اس کا خاص طور پر خیال رکھا جائیگا۔ کہ حکومت اور عوام کے درمیان گہرا اور حقیقی رابطہ قائم رہے۔ اسی ضمن میں آپ نے لاہور کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے ڈپٹی کمشنر لاہور مسٹر ایس۔ ایس جعفری کی تنظیمی صلاحیتوں اور نمایاں خدمات کو نہایت شاندار الفاظ میں سراہا۔

آنریبل وزیر اعلیٰ سے قبل مسٹر ایس۔ ایس جعفری نے ایک مختصر سی تقریر کے دوران میں جلسہ کی غرض و غایت بیان کی۔ اس ضمن میں آپ نے کہا۔ درباروں کا دور ختم ہوا۔ برطانوی دور کے پرشکوہ درباروں سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ قومی حکومت کے ساتھ تعاون پر اظہار شکریہ کے لئے یہ جلسہ منعقد کیا گیا ہے۔ اسے ہم اعتراف خدمات کا جلسہ کہہ سکتے ہیں۔ دوران تقریر میں انہوں نے نظم و نسق کی بعض مشکلات کا بھی ذکر کیا۔ اور اس ضمن میں بعض تجاویز پیش کرتے ہوئے ذیلداروں اور سفید پوشوں کی بحالی اعزازی مجسٹریٹوں اور خواتین کی علیحدہ عدالتوں کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ اخیر میں آپ نے حکام اعلیٰ۔ افسران ضلع اور مسلم لیگ وغیرہ کے تعاون کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر ان سب کا تعاون حاصل نہ ہوتا۔ تو ضلع کی اڈمنسٹریشن

...ی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے میں کامیاب ...ہو سکتی۔

...سند حاصل کرنے والے نوے حضرات میں بیگم ...احسن۔ بیگم جی۔ اے خاں۔ بیگم فاطمہ۔ بیگم ...رفان اللہ۔ شیخ محمد یامین جائنٹ سکرٹری پنجاب ...مسلم لیگ۔ نواب زادہ خورشید علی خاں۔ سید ...دی علی شاہ ڈپٹی میئر۔ حاجی امین الدین صحرائی۔ ...ان سردار ی لال۔ مولانا غلام مرشد اور برکت ...شامل تھے۔

...ریا کے متعلق امریکہ کے رویے میں تبدیلی

...یو ۲۹ ستمبر۔ گذشتہ شب امریکی رئیس ...ان حربیہ جنرل عمر بریڈلے واشنگٹن سے ...ں پہنچے ہیں۔ ان کی آمد پر قیاس آرائیاں کی جا رہی ...کہ امریکہ کوریائی صورت حال سے متعلق کوئی ...مدبیر اختیار کرنے والا ہے۔ کوریائی صورت حال اس ...و صلح کی گفتگو دوبارہ شروع کرنے کے سلسلے میں ...کمیونسٹوں اور اتحادیوں کے وسیع اختلافات کے باعث ...بھی پیچیدہ ہو رہی ہے۔ جنرل بریڈلے کے ساتھ ...اور امور کے ماہر مسٹر چارلس بوہلین کی موجودگی ...سے یہ اندازہ لگایا جا رہا ہے۔ کہ اس تعطل کو ...دور کرنے کے لئے کوئی ڈرامائی اقدام کیا جائے گا۔ (اسٹار)